تلخیص واقتباس

از فتویٰ

نظام الاسلام

از قلم

امیر الہند حضرت مولانا سید اسعد مدنی

پچاسی علماء کی تصدیق کے ساتھ

منجانب

النعمان سوشل میڈیا سروسز

تلخیص واقتباس

ازفتوی

نظام الاسلام

مکمل فتوی تقریباً سوصفحات پر مشتمل ہے، اور اس میں نماز کے متعدد مسائل، تقلید، احناف کے مستدلات اور ائمہ اربعہ کے مذاہب سے متعلق پچیس سوالات کے مفصل جوابات، پچاسی علماء کے تصدیق کے ساتھ دیئے گئے ہیں، ہم نے اس کے چیدہ چیدہ مضامین سے اقتباس کرلیا ہے۔

تفصیل کیلئے حضرت مولانا منیر احمد صاحب کی کتاب ''شرعی فیصلے'' ملاحظہ فرمائیں۔

TELEGRAM CHANNEL >>> https://t.me/pasbanehaq1

سوال .

اگر کوئی حدیث کہ جس پر عمل حضرت امام اعظم کا ہو، اور ان کے بعد ہزاروں محدثین اور فقہا اور علماء نے اس حدیث کو صحیح غیر منسوخ کہا ہو، اور اسی کے موافق عمل کرتے چلے آئے ہوں، اور فقہ کی کتاب میں بھی مندرج ہو، پھر اسی حدیث کو اور کسی محدث نے جو امام کا مقلد نہ ہو ضعیف کہا ہو، یا دوسری حدیث اس کے خلاف کسی حدیث کی کتاب میں ملے، تو اس حدیث میں کچھ شبہ یا خلل ہو گا یا نہیں؟ اور اس حدیث کے موافق عمل کرنے میں کچھ نقصان ہے یا نہیں؟

جواب:-

اس بات کا جواب موقوف ہے اس بات کے جاننے پر۔ کہ پہلے درمیان مجتہد اور فقیہ اور محدث کے فرق جانے۔ اور وہ فرق یہ ہے کہ مجتہد کا مرتبہ بلکہ فقیہ کا رتبہ زیادہ ہے اس سے جو صرف محدث ہے۔

مجتہد:-

وہ شخص ہے جو سب آیاتِ احکامی کو، اور اس کے معانی، اور تفاسیر، اور تاویلات، اور شان نزولات، اور تمام اقسام اس کے، جیسا اصول کی کتابوں میں مفصل لکھا ہے خوب یاد رکھتا ہو، اور سب احادیثِ احکام، اور اس کی سند کی، اور سب راویوں کے احوال کی، اور معانی، اور مرادات، اور تاویلات کی، اچھی طرح تحقیقات کی ہوں، اور سب اقسام احادیث

احکام کو، جیسا کہ کتب احادیث کی شروح میں مذکور ہے، ہر حدیث کو مفصلاً جانتا ہو،

TELEGRAM CHANNEL >>> https://t.me/pasbanehaq1

اور اسے یاد ہو، اور سب احکام اجماع کو بھی یاد رکھتا ہو۔ اور قوت تمام، اور استعداد کمال مسائل قیاسی کے نکالنے کی بھی رکھتا ہو۔

فقیہ:۔

اس کو کہتے ہیں۔ کہ۔ احکام شرعی عملی کو ان کی دلیل کے ساتھ جانتا ہو، یعنی ہر مسئلہ کو اس کی دلیل سے قرآن شریف یا حدیث پیغمبر ﷺ یا اجماع یا قیاس سے جانتا ہو۔ اور ہر ایک دلیل کے معنی اور مراد اور تاویل کی خوب تحقیق کی ہو۔

مُحَدِّث:۔

وہ شخص ہے کہ صرف احادیث کی عبارت کو جیسا سنا جمع کیا ہو معنی اور مراد اور محل اور تاویل اس کی جانتا ہو یا نہیں۔ اور احکام عملی کو دلیلوں سے جانے یا نہ جانے۔ جیسا کہ بہت سے محدثین کا یہی حال تھا۔

معیار صحتِ حدیث

پھر جب کسی مجتہد اور فقیہ نے جس حدیث کو صحیح کہا ہو تو اور کسی محدث کا اس کو ضعیف کہنا کچھ معتبر نہیں ہے۔ خصوصاً جیسے مجتہد امام اعظم جن کا زمانہ حضرت پیغمبر خدا ﷺ کے زمانہ سے بہت نزدیک تھا۔ اور وہ تابعین میں سے تھے۔ بہت سی حدیثیں انہوں نے صحابہ سے سنیں تھیں، اور بہت سی تابعین سے، جیسا کہ درمختار کے خطبہ میں ہے۔ سو انہوں نے جس حدیث کو صحیح غیر منسوخ کہا ہے، اور بعد ان کے

TELEGRAM CHANNEL >>> https://t.me/pasbanehaq1

ہزاروں فقیہوں نے بھی جو اس حدیث کو تحقیق کیا، تو جیسا امام اعظم نے فرمایا تھا ویسا ہی پایا، تب انہوں نے بھی اپنی کتابوں میں درج کیا اور فقہ کے مسئلہ پر اس حدیث کو دلیل لائے تو اب اس حدیث کے صحیح غیر منسوخ ہونے میں کس طرح کا شک شبہ نہیں رہا۔ پھر ان کے بعد کوئی ایسے محدث جو امام سے بہت پیچھے تھے۔ اور درمیان ان کے اور حضرت پیغمبر خدا ﷺ کے آٹھ آٹھ دس دس واسطے راویوں کے بلکہ زیادہ گزرے۔ اور ان کا مرتبہ اجتہاد کا جیسا کہ امام اعظم کا تھا نہ تھا۔ بلکہ قریب بھی نہ تھا بلکہ ان کو فقاہت میں بھی ایسا کمال نہ تھا۔ جیسا کہ فقہائے حنفی کو علم فقہ میں تبحر تھا۔ اگر انہوں نے اپنے مذہب کی رعایت کی وجہ سے یا تعصب کے رو سے یا اپنی تحقیقات کے لحاظ سے یعنی جن راویوں کے واسطے سے ان کو وہ حدیث پہنچی وہ لوگ انکے نزدیک معتبر نہ تھے۔ اگر اس حدیث کو ضعیف کہا تو ایسے شخص کا ضعیف کہنا امام اعظم اور ہزاروں فقہاء کے صحیح کہنے کے مقابل میں انکے مقلد کے حق میں بلکہ ہر منصف کے نزدیک ہرگز قابل اعتماد کے اور لائق اعتبار کے نہیں ہے۔

عمل بالحدیث کا طریقہ

اور دوسری بات یہ ہے کہ جو حدیث فقہ کی معتبر کتاب میں ہے عمل کے باب میں زیادہ معتبر ہے اس حدیث سے جو حدیث کی کتاب میں ہے اس واسطے کہ فقہا نے التزام کیا ہے کہ جو حدیث صحیح اور غیر منسوخ ہے فقط اسی کو فقہ کی کتاب میں درج کر کے ہر مسئلہ پر دلیل لاتے ہیں اور جو حدیث ضعیف ہے اس کو اکثر تصریح کر دیا ہے کہ فلانی حدیث ضعیف ہے اور اگر کوئی حدیث مأوّل ہے تو اس کی تاویل کو دلیل کے

TELEGRAM CHANNEL >>> https://t.me/pasbanehaq1

ساتھ بیان کیا ہے اور اگر منسوخ ہے تو اس کے منسوخیت کی وجہ کو لکھا ہے برخلاف محدثین کے کہ انہوں نے صرف اسی بات کا التزام کیا کہ جو حدیث کسی معتبر سے سنی اس کو اپنی کتاب میں جمع کیا پھر وہ اور کسی طرح سے ضعیف ہو یا ماؤل ہو یا منسوخ ہو یا نہ ہو جیسا کہ چھ کتابیں حدیث کی کہ صحاح ستہ کے نام سے مشہور ہیں ان میں ان تینوں قسم کی حدیثیں بھری ہوئی ہیں چنانچہ شیخ عبد الحق دہلوی نے شرح مشکوۃ فارسی کے مقدمہ میں لکھ دیا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے اور امام ہمام نے فتح القدیر میں پکار کر بسم اللہ پڑھنے کے مسئلہ میں لکھا ہے پھر کوئی ایسی حدیث کہ جس پر امام اعظم مجتہد مقدم کا اور بہت سے مجتہدین اور محدثین اور فقہاء اور فضلا کا عمل ہو اور ان سب نے بالاتفاق اس کو صحیح غیر منسوخ لکھا ہو اور فقہ کی کتاب میں بھی وہ مندرج ہو۔ اگر کوئی محدث اس کو ضعیف کہے یا دوسری حدیث اس کے مخالف کسی حدیث کی کتاب میں ملے۔ تو حنفی کے حق میں بلکہ ہر منصف کے نزدیک اس حدیثِ سابق میں کچھ خلل واقع نہ ہو گا۔ اور اس کے موافق عمل کرنے میں ہرگز نقصان نہیں۔

سوال

سوائے صحاح ستہ کے اور کتابیں حدیث کی مثل رزیں، اور طحاوی، اور مسند امام ابو حنیفہ، اور موطا امام محمد، اور مستدرک حاکم، اور بیہقی، اور طبرانی، وغیرہ علمائے اہل سنت و جماعت اور محدثین کے نزدیک معتبر ہیں یا نہیں؟ اور صحاح ستہ میں حدیثیں

TELEGRAM CHANNEL >>> https://t.me/pasbanehaq1

ضعیف اور معلول بھی ہیں یا نہیں؟

جواب:۔

اولاً جاننا چاہیے۔ کہ حضرت پیغمبر خدا ﷺ نے قرآن کے لکھنے اور جمع کرنے کو فرمایا تھا۔ پھر بہت سے اصحاب نے اپنی سمجھ اور یاد کے موافق قرآن شریف کو جمع کیا تھا۔ لیکن ترتیب و تقدیم و تاخیر میں اختلاف تھا۔ پھر بعد حضرت کے سب اصحابوں نے اتفاق کر کے ایک طریقہ پر مقرر کیا۔ اس سبب سے کلام الٰہی ایک جگہ جمع ہوا اور اس میں اختلاف نہ پڑا۔ بخلاف احادیث کے کہ حضرت نبی ﷺ نے نہ لوگوں کو جمع کرنے کا حکم فرمایا، اور نہ صحابہ نے مل کر جمع کیا، بلکہ ان کے بہت پیچھے لوگوں نے کہ بعض ان کے فاضل تھے۔ اور بعض صرف لکھنا جانتے تھے۔ الگ الگ انہوں نے اپنی یاد کے موافق اور جس نے جس قدر لوگوں سے سنا ایک جگہ جمع کر کے ایک کتاب بنائی سو، اس لئے احادیث میں بہت اختلاف واقع ہوا۔ اور سب احادیث ایک جگہ میں جمع نہ ہوئیں۔ اور اسی جہت سے صحاح ستہ "جو حدیث کی چھ کتابیں لوگوں میں مشہور ہیں" ان کے درمیان بھی بہت اختلاف ہے۔ اور ان میں سب قول اور فعل حضرت کے جمع نہیں ہیں۔ بلکہ ان چھ کتابوں کے سوا بہت سی کتابیں حدیث کی اور ہیں۔ اور جیسے وہ چھ کتابیں معتبر ہیں ویسے وہ بھی معتبر ہیں۔ جیسے مسند امام ابو حنیفہ، اور موطا امام محمد، اور حجت امام محمد، اور آثار امام محمد، اور رزین، اور طحاوی، اور طبرانی، وغیرہ اور اس قدر جاننا بہت ضرور ہے کہ یہ چھ کتابیں جنھیں صحاح ستہ کہتے ہیں ان میں سب حدیثیں صحیح نہیں ہیں بلکہ ان میں حدیثیں ضعیف اور معلول بھی ہیں جیسا کہ شیخ عبد الحق محدث دہلوی نے شرح مشکوۃ فارسی کے مقدمہ میں لکھا ہے اور امام ابن ہمام نے فتح القدیر میں پکار کر

TELEGRAM CHANNEL >>> https://t.me/pasbanehaq1

بسم اللہ پڑھنے کے مسئلہ میں لکھ دیا ہے اور عبارت فتح القدیر کی یہ ہے۔

ليس حديث صريح فى جهر التسمية الا وفى اسناده مقال عند اهل الحديث ولهذا اعرض عنه ارباب المسانيد المشهورة فلم يخرجوا شيئا منها مع اشتمال كتبهم على احاديث ضعيفة

نماز میں بسم اللہ اونچی پڑھنے کے بارے میں جو بھی صریح حدیث ہے اس کی سند پر اعتراض ہے محدثین کے نزدیک اسی وجہ سے مشہور ارباب مسانید نے ایسی کوئی حدیث ذکر نہیں کی حالانکہ ان کی کتب میں احادیث ضعیفہ موجود ہیں۔ معلوم ہوا کہ اونچی بسم اللہ والی احادیث بہت ہی ضعیف ہیں۔

سوال

اس زمانہ میں ان چار مذہبوں کو چھوڑ کر پانچواں طریق نکالنا۔ یا اور کسی مذہب پر چلنا درست ہے یا باطل اور حرام؟

جواب:۔

اجماع علماء سے ثابت ہوا کہ ان چار مذاہب کے سوا پیروی کرنی کسی کی۔ خصوصاً ایک نیا مذہب نکال کر اس کو رواج دینا۔ بہت سے عوام لوگوں کو بلکہ خواص کو شک اور تردد اور ہلاکت میں ڈالنا ہے۔ اور اس جہت سے شریعت کا انتظام جاتا رہتا ہے۔ اور دین میں فتنہ اور فساد پڑتا ہے۔ اس لئے اس زمانہ میں نیا مذہب پانچواں نکالنا اور اس کو رواج دینا باطل اور حرام ہے۔ چنانچہ اکثر علمائے دیندار، اور فضلائے نیک

TELEGRAM CHANNEL >>> https://t.me/pasbanehaq1

کردار نے، اس کو اپنی اپنی کتابوں میں لکھا ہے۔ جیسا کہ مسلم الثبوت میں ہے۔

اجمع المحققون علی منع العوام من تقلید اعیان الصحابة بل علیهم اتباع الذین بوبوا فهذبوا ونقحوا وجمعوا وعلیه بنی ابن الصلاح منع تقلید غیر الاربعة لان ذلک لم یدر فی غیرهم

اتفاق کیا محققین نے منع کرنے پر عوام کو تقلید کرنے سے صحابہ کی بلکہ ان پر واجب ہے پیروی کرنی ان مجتہدین کی جنھوں نے علم فقہ کو جمع کیا اور تفصیل کیا اور آراستہ اور خلاصہ بنایا اور اسی بنیاد پر ابن صلاح نے کہا کہ سوائے ان چار اماموں کے اور کسی کی تقلید منع کی جائے گی، اس واسطے کہ یہ سب باتیں اور کسی مجتہد میں معلوم نہیں ہوئیں۔

اور اشباہ میں ہے۔

وما خالف الائمة الاربعة مخالف للاجماع وقد صرح فی التحریر ان الاجماع انعقد علی عدم العمل بمذهب مخالف للاربعة لانضباط مذاهبهم وکثرة اتباعهم

اور جو حکم مخالف ہو ان چار اماموں کے قول کے سو وہ اجماع کے مخالف ہے اور تصریح کی ہے امام ابن ہمام نے تحریر میں کہ تمام علماء کا اجماع ہوا ہے۔ اس مذہب کے عمل نہ کرنے پر جو مخالف ہے ان چار اماموں کے اس واسطے کہ ان اماموں کا مذہب ضبط اور آراستہ ہوا ہے اور انکی پیروی کرنیوالی بڑی بڑی جماعتیں ہیں یعنی ان اماموں کے مقلدین سواد اعظم اور بہت لوگ ہیں اور سواد اعظم کی تابعداری کرنے کو حضرت پیغمبر خدا ﷺ نے واجب فرمایا ہے تو پھر اس سے معلوم ہوا کہ جس نے ان چار اماموں میں سے کسی ایک کی پیروی نہیں کی تو وہ سواد اعظم سے دور رہا اور پیغمبر ﷺ کے حکم کا مخالف بنا اور ان کے فرمان کے بموجب مستحق جہنم کا ہوا جیسا سابق مذکور ہوا ہے کہ

TELEGRAM CHANNEL >>> https://t.me/pasbanehaq1

پیغمبر ﷺ نے فرمایا ہے۔

اِتَّبِعُوْا السَّوَادَ الْاَعْظَمَ فَاِنَّہٗ مَنْ شَذَّ شُذَّ فِی النَّارِ

یعنی پیروی کرو بڑی جماعت مسلمانوں کی کیونکہ جو شخص دور رہے گا جماعت کی پیروی سے تو وہ پڑیگا جہنم میں۔ اور نہایتہ المراد میں لکھا ہے

وفی زماننا هذا انحصرت صحة التقليد فی هذه المذاهب الاربعة فی الحكم المتفق عليه بينهم وفی الحكم المختلف فيه ايضا قال المناوی فی شرح الجامع الصغير ولايجوز اليوم تقليد غير الائمة الاربعة فی قضاء ولاافتاء

ہمارے اس زمانہ میں منحصر ہوئی ہے تقلید ان چار مذاہب میں خواہ حکم متفق ہو خواہ حکم مختلف پس ان چار کے ماسوا اور کسی کی تقلید درست نہیں ہے اور کہا ہے مناوی نے جامع صغیر کی شرح میں جائز نہیں ہے اس زمانہ میں تقلید کرنی سوائے ان چار اماموں کے نہ تو قضا میں نہ فتویٰ میں یعنی نہ تو قاضی کو درست ہے ان کے مذہب کے سوا حکم کرنا اور نہ مفتی کو جائز ہے فتویٰ دینا۔ اور تفسیر احمدی میں ہے

قد وقع الاجماع علی ان الاتباع انما يجوز للاربع فلا يجوز الاتباع لمن حدث مجتهدا مخالفاً لهم

بلاشبہ واقع ہوا ہے اجماع اس بات پر کہ تقلید نہیں جائز ہے مگر ان چار اماموں میں سے ایک کی پھر جائز نہیں ہے پیروی کرنی اس شخص کی جو اس زمانہ میں نیا مجتہد ہو اور وہ مخالف ہو ان چار اماموں کا۔ اور اسی تفسیر احمدی میں لکھا ہے۔

والانصاف ان انحصارالمذاهب فی الاربعة واتباعهم فضل الهی وقبوليته عند الله تعالیٰ لا مجال فيه للتوجيهات والادلة

TELEGRAM CHANNEL >>> https://t.me/pasbanehaq1

اور انصاف یہ ہے کہ منحصر ہونا مذہبوں کا ان چار مذہب میں اور منحصر ہونا پیروی کا انہیں چار میں یہ فضل ہے اللہ تعالیٰ کا اور مقبولیت ہے اسکی۔ پھر اس بات میں دلیل اور توجیہ کو کچھ دخل نہیں ہے۔ اور شرح سفر السعادت کے ۳۸ صفحہ میں جو لکھا ہے اس کا خلاصہ یہ ہے کہ دین کے مجتہدین نے پیغمبر ﷺ کی حدیثوں اور ان کے اصحاب کی روایتوں کو چن کر، ناسخ کو منسوخ سے، اور صحیح کو غیر صحیح سے، جدا کر کے، تحقیق اور تاویل فرما کر، ان کے درمیان موافقت اور مطابقت دیکر، ایک مذہب مقرر کیا ہے۔ عوام مسلمانوں بلکہ عالموں کو فی زمانہ وہ قوت اور طاقت کہاں ہے، کہ یہ کام ان کے ہاتھ سے نکلے۔ ان کی راہ یہی ہے کہ مجتہدین کی پیروی کریں اور ان کے طریقہ پر چلیں۔ (ترجمہ تمام ہوا)

اور بعض علماء نے مولانا شاہ عبد العزیز قدس سرہ کے روایت سے یوں لکھا ہے کہ چاروں مجتہدین نے جو فرمایا ہے کہ جو کوئی ہمارے قول کو برخلاف حدیث صحیح کے پائے تو چاہیے کہ وہ حدیث پر عمل کرے کہ فی الحقیقت ہمارا مذہب بھی ہے۔ تو یہ کہنا ان کا، ان کے زمانہ سے علاقہ رکھتا ہے کیونکہ ان کے بعد اجتہاد جاتا رہااور تقلید لازم ہوئی۔ اس لئے بعد ان کے جتنے علماء گزرے باوجودیکہ ان کو مسائل کے نکالنے کی قوت، اور کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کا علم، اور فقیہوں کے اختلاف کی شناسائی، حاصل تھی پھر بھی وہ اجتہاد کی راہ نہ چلے۔ اس واسطے کہ جیسی سمجھ کی مضبوطی، اور غور کی قوت، اور دل کی ستھرائی، اور قلب کی روشنی، اور بے طمعی، اور نیت کی درستی، اور خواہش نفسانی سے دوری، اور پرہیزگاری، اور سلیقہ عربی زبان کی سمجھ کا قدیم لفظوں کے موافق، ان مجتہدین میں تھا اپنی ذات میں انہوں نے نہ پایا، اور ویسی تحقیقات اور تلاش، اور قوت مسائل کے نکالنے کی انہیں حاصل نہ ہوئی۔ اور مسئلوں کے

TELEGRAM CHANNEL >>> https://t.me/pasbanehaq1

نادرست اور درست کرنے میں کوئی دوسری راہ، سوائے ان لوگوں کی مقرر کی ہوئی راہ کے میسر نہ آئی تو حکم کیا اجتہاد کے حرام ہونے، اور چاروں اماموں کے تقلید کے واجب ٹھہر جانے پر۔ اور اللہ تعالیٰ ان پر رحمت کریں کہ اچھے طریقہ اور مضبوط راہ پر چلے کہ جن میں بہت باتیں نیک پائی جاتی ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ لوگوں کی سرشت میں یہ بات ہے کہ ہر شخص اپنی سمجھ پر نازاں ہوتا ہے اور دوسرے کے کمال کو اگرچہ مجملاً اعتقاد رکھتا ہو پھر بھی بسبب اس کے کہ اس کے دل میں ایک بات ٹھہر رہی ہے اچھی بات بھی ان کی قبول نہیں کرتا، پھر اپنے برابر کے لوگوں کے قول کا تو کیا ٹھکانا۔ پس اس صورت میں اگر کوئی شخص اجتہاد کی شرطیں حاصل کر کے خلاف اگلوں کے احکام جاری کرتا تو ہر کوئی کیا ناقص، اور کیا متوسط اپنی استعداد کے موافق ایک نئی راہ پر چلنے لگتا۔ اس میں یہاں تک اختلاف واقع ہوتا۔ کہ جمعیت شریعت کے احکام کی عبادات اور معاملات میں باقی نہ رہتی اور ٹوٹ جاتی۔ اور امر معروف اور نہی منکر کا دروازہ بند ہو جاتا۔ چنانچہ جب تک چار مذاہب پر لوگ مضبوط نہیں ہوئے تھے اور ان کی پیروی نہیں اختیار کی تھی ستر اور کئی فرقے ہو گئے تھے مگر بعد اس کے جب علماء نے ان چار مذہبوں کو خوب ضبط کیا۔ اور انکے موافق، احکام کو ہر طرف جاری فرمایا۔ اور ایک نیا مذہب بنانے کو باطل اور حرام ٹھہرایا۔ تب ان چار کے سوا دوسرا نیا مذہب کسی نے نہ نکالا۔ شاید کسی نے نکالا ہو تو بسبب اجماع علمائے دیندار کے۔ اور مدد سے بادشاہ دین پناہ کے۔ جاری اور رواج نہ ہونے پایا۔ خلاصہ ان کی عبارت کا تمام ہوا۔ اور فتوی علماء حرمین شریفین میں ہے۔

والحاصل انہ لا ینبغی لعاقل ان یختار فی الدین طریقۃ الا ما ارتضاھا السلف والخلف وتواترت روایتہ وحصل الاجماع فی کل

TELEGRAM CHANNEL >>> https://t.me/pasbanehaq1

عصر علیٰ حقیة ذلک ولم یوجد متصف کذلک الا ما اجمع علیہ العلماء من حقیة المذاهب الاربعة عصراً بعد عصر وتلقتهم الامة بالقبول واما مالم ینقل متواترا ولم یجمع علی حقیتہ وثم تلقتہ الامة کلها بالقبول فلا یلتفت الیہ ولا یعول علیہ

حاصل یہ ہے کہ لائق نہیں ہے کسی عاقل کو۔ کہ اختیار کرے۔ دین میں کسی طریقہ کو۔ مگر وہ طریقہ کہ پسند کیا ہو اس کو اگلے علماء اور پچھلے فضلا نے۔ اور روایت اسکی تواتر سے ہوئی ہو۔ اور حقیت اس کی علماء کے اجماع سے ہر زمانہ میں ثابت ہوئی ہو۔ اور ایسا کوئی مذہب نہیں پایا گیا۔ مگر یہی چار مذہب۔ کہ سب علماء نے ان کی حقیت پر اجماع کیا ہے۔ اور تمام امت نے انکو قبول کیا ہے۔ اور جو مذہب کہ تواتر سے منقول نہیں ہے۔ اور علماء نے بھی اس کی حقیت پر اجماع نہیں کیا ہے۔ اور سب مسلمانوں نے بھی اسکو قبول نہیں کیا ہے۔ تو اس کی طرف التفات اور اس پر اعتماد نہ کیا جائے گا۔ یعنی ایسا مذہب تقلید کے قابل نہیں۔

خلاصہ :۔

خلاصہ یہ ہے کہ قرآن اور حدیث سے حکم نکالنے کے واسطے بہت سے امور ضروری ہیں کہ تفصیل انکی اس مقام میں نہیں ہو سکتی ہے اس واسطے صرف مثال کے لیے چند باتیں کہ ہر عوام اور خواص اسکو بے تکلف سمجھیں۔ یہاں بیان کی گئیں۔ اور انکے سوا اور شرطیں بھی ضروری ہیں کہ ان کے مضمون کو بھی سمجھنا ہر ایک عوام کو دشوار ہے۔ جیسا کہ اصول فقہ اور اصول حدیث کی کتابوں میں مفصل اور مصرح ہے۔ اور ان سب شرطوں کا اس زمانہ میں پایا جانا سخت مشکل اور

TELEGRAM CHANNEL >>> https://t.me/pasbanehaq1

بہت دشوار ہے بلکہ متعذر اور محال ہے۔ چنانچہ سابق جو شرطیں بطور نمونہ کے مذکور ہوئی ہیں اس کے مضامین میں غور کرنے سے صاف ظاہر ہوتا ہے۔ اس واسطے اس زمانہ میں بلکہ زمانہ دراز سے سب عالموں نے جب خوب دریافت کیا کہ قرآن اور حدیث سے بالاستقلال حکم نکالنا نہیں ہو سکتا ہے کیونکہ ہر حدیث کو ثابت کرنا اور اس کے راویوں کا حال دریافت کرنا اور صحیح اور حسن اور ضعیف و غریب کو تحقیق کرنا اور مجمل اور ماؤل اور ناسخ، و منسوخ، کو تمیز دینا اور ہر ایک کی غرض اور مراد کو پہنچنا بالاستقلال یعنی صرف اپنی تلاش اور جستجو سے حاصل نہ ہو سکے گا بلکہ آخر کار لاچار ہو کر، پشیمان بن کر، ان سب شرطوں کو حاصل کرنے کے لیے کسی محدث یا مجتہد یا فقیہ کی تقلید کرنی پڑے گی تو ابتدا سے تقلید کسی مجتہد کی اپنے اوپر واجب کر لے۔ اور اسی واسطے سب علماء نے اجماع کیا اس بات پر کہ جس مجتہد کے اجتہاد پر تمام علما کا اتفاق ہو اور سب فاضلوں کے نزدیک اس کا اجتہاد مقبول ہو اور مذہب اس کا نقل تواتر سے منقول ہو اور مسائل اور قواعد اسکے مذہب کے بلاشبہ مفصلا مروی ہوں تو ایسے کی تقلید درست ہے پھر کوئی مجتہد ان اوصاف کے ساتھ سوا۔ ئہ ان چار ائمہ کے پایا نہیں گیا۔ اور کوئی مذہب ان اوصاف کے ساتھ سوائے ان چار مذاہب کے ثابت نہیں ہوا اسی واسطے سب علما اور تمام فضلاء کا اجماع اس بات پر ہوا ہے کہ ان چار مذاہب میں سے ایک مذہب کی پیروی کرنی واجب ہے اور انکے سوا اور کسی مجتہد کی تقلید یا دوسرے کسی طریقہ کی پیروی جائز نہیں ہے اور کوئی یہ گمان نہ کرے کہ صرف علمائے حنفیہ نے یہ اجماع کیا ہے بلکہ دوسرے مختلف مذاہب کے علما نے بھی اسی بات پر اجماع کیا ہے۔ جیسا کہ جو بیسویں سوال و جواب میں بہت سی کتابوں سے مذکور ہوا ہے۔ پھر ثانیاً تفصیل کی حاجت نہیں ہے لیکن بطور نمونہ کے صرف ایک کتاب سے لکھا جاتا

TELEGRAM CHANNEL >>> https://t.me/pasbanehaq1

ہے۔ نہایۃ المراد شرح مقدمہ ابن عماد میں ہے۔

وفی زماننا قد انحصرت صحة التقلید فی هذه المذاهب الاربعة فی الحکم المتفق علیه بینهم وفی الحکم المختلف فیه ایضاً۔لا باعتبار ان مذاهب غیرهم من السلف باطلة وانما باعتبار ان مذاهبهم وصلت الینا بالنقل المتواتر یرویها جماعة بعد جماعة فی کل ساعة من زمانهم الی زماننا هذا لا یمکن عدالروایة ولا احصائهم فی اقطار الارض و بینت لنا شروط مذاهبهم و فصلت مجملاتها وقیدت مطلقاتها بالنقل المتواتر بخلاف مذاهب غیرهم من السلف فانها نقلت الینا بطریق الا حاد فلو فرض ان حکماً من احکام نقل عن بعض مذاهب السلف بطریق التواتر یحتمل ان یکون مجملا لم یفصله ناقله وان له قیدا اخل به ناقله اوشرطا یتوقف القول بصحته عند ذلک المجتهد فیکون العمل به باطلاً فلهذا الامر حصرنا صحة التقلید فی اتباع المذاهب الاربعة لاغیر۔

خلاصہ مضمون اسکا یہ ہے کہ اس زمانہ میں تقلید منحصر ہے انہیں چار میں سے ایک مذہب میں اور ان چار کے سوا اور کسی مجتہد کی تقلید درست نہیں ہے۔ اس واسطے کہ ان چار اماموں کا مذہب نقل متواتر سے منقول ہوا ہے اور انکے زمانے سے لیکر اس زمانہ تک اسقدر راوی ان مذاہب کے گزرے ہیں کہ شمار کرنا انکا ممکن نہیں ہے اور ان مذاہب کی شرطیں اور تفصیل خوب بیان کی گئی ہے۔ بخلاف اور مذہبوں کے کہ وہ تواتر سے مروی نہیں ہیں۔ اور تفصیل انکی نہیں ہوئی ہے تو شاید کوئی کلام مجمل ہو جسکی تفصیل نہ ہوئی ہو یا کوئی قید چھوٹ گئی ہو یا کوئی شرط کہ جس پر صحت اس قول کی

TELEGRAM CHANNEL >>> https://t.me/pasbanehaq1

موقوف ..ہو۔" متروک ہوئی ہو تو ان صورتوں میں عمل اس پر باطل ہو گا اس واسطے انہیں چار مذاہب میں تقلید منحصر ہوئی ہے۔

اور شافعی علماء نے بھی ایسا ہی کہا ہے۔ جیسا کہ حافظ ابن حجر شافعی المذہب "کہ" فاضل اور محدث اور مصنف کتاب بلوغ المرام کا ہے اور شافعیوں کے نزدیک بڑا معتمد اور معتبر ہے" نے فتح المبین نے شرح الاربعین اٹھائیسویں حدیث کی شرح میں لکھا ہے۔

امافی زماننا فقال ائمتنا لایجوز تقلید غیر الائمة الاربعة الشافعی و مالک وابی حنفہ واحمد رضوان الله علیهم اجمعین لان هولاء عرفت قواعد مذاهبهم واستقرت احکامهاو خدمها تابعوهم و حرروها فرعا فرعا وحکما حکما فلا یوجد حکم الا وهو منصوص لهم اجمالا اوتفصیلا بخلاف غیرهم فان مذاهبم لم تحرر ولم تدون کذلک فلا تعرف لها قواعد حتی تخرج علیها احکامها فلم یجز تقلید هم فیما حفظ عنهم منها لانه قدیکون مشروطاً بشروط اخری وکلوها الی فروعها من قواعدهم فقلت الثقة بجمیع مایحفظ عنهم من قید اوشرط فلم یجزالتقلید حینذ

خلاصہ ترجمہ:۔

خلاصہ اسکا یہ ہے کہ ہمارے اماموں نے یعنی شافعیوں نے کہا ہے کہ اس زمانہ میں ان چار اماموں کے سوا اور کسی مجتہد کی تقلید جائز نہیں ہے اسواسطے کہ ان اماموں کے مذاہب اور ان کے قاعدے خوب معلوم اور مشہور ہیں اور مسئلے انکے خوب ثابت ہیں

TELEGRAM CHANNEL >>> https://t.me/pasbanehaq1

اور انکے متبعین نے انکے مذہب کو خوب ضبط کیا ہے۔ اور بالتفصیل ہر ایک کو لکھا ہے بخلاف اور مجتہدین کے کہ انکا مذہب لکھا ہوا نہیں ہے اور قاعدہ انکا معلوم نہیں اور تفصیل انکے مذہب کی منقول نہیں اور مسئلے انکے مذہب کے ضبط نہیں۔ اسواسطے دوسرے مذہب پر اعتماد نہیں ہوسکتا۔ اور مالکی علما نے بھی ایسے ہی کہا ہے جیسا کہ علامہ ابراہیم بن مرعی سرخسی "کہ مالکی المذہب اور فاضل اور محدث اور مالکیوں میں معتمد علیہ ہے" نے فتوحات الوہبیہ فی شرح الاربعین النووی کی اٹھائیسویں حدیث کی شرح میں لکھا ہے۔

ماعرف عن هولا الصحابة الاربعة بعضهم اولى بالاتباع من بقية الصحابة اذا وقع بينهم الخلاف الى قوله وهذا فى المقلدالصرف فى تلك الازمنة القريبة من زمن الصحابة اما فيما بعد ذلک فلا يجوز تقليد غير الائمه الاربعة مالک وابى حنيفة والشافعى واحمد لان هولاء عرفت قواعد مذاهبهم واستقرت احكامها وخدمها تابعوهم و حرروها فرعا فرعا وحكماً حكماً۔

خلاصہ اسکا یہ ہے۔ کہ جو حکم شرع کا ان چار خلیفوں سے یا ان کے بعض سے معلوم ہوا ہے۔ وہ مقدم ہے دوسرے صحابی کے قول پر۔ اور یہ بات اس زمانہ کے مقلد کے حق میں تھی لیکن اس زمانہ کے بعد جائز نہیں ہے تقلید سوائے ان چار اماموں کے یعنی مالک ابوحنیفہ شافعی احمد کیونکہ انکے مذہب کے قاعدے سب معروف ہیں۔ اور مسائل انکے خوب ثابت اور مشہور ہیں اور ان کے متبعین نے خوب ضبط کیا ہے اور ہر ایک بات کو مفصلاً لکھا ہے۔

اب اصل اس سب کا یہ ٹھہرا کہ شریعت کے علماء اور ہر مذہب کے فضلاء کا

TELEGRAM CHANNEL >>> https://t.me/pasbanehaq1

اجماع اور اتفاق اس بات پر ہو گیا ہے کہ اس زمانہ میں تقلید ایک امام کی ان چار اماموں میں سے واجب ہے۔ اور انکے سوا اور کسی کی تقلید درست نہیں ہے۔ اور کسی عوام کو بلکہ اس زمانہ کی خواص کو بھی اپنی سمجھ کے موافق قرآن اور حدیث پر عمل کرنا۔ اور اپنی سمجھ پر اعتماد کر کے مسئلہ نکالنا جائز نہیں۔ اور اگر کوئی فاضل یا درویش اس اجماع سے نکلا یا اس نے اس اتفاق کے برخلاف کیا ہو یا اسکے خالف کہا ہو تو اس شخص کا کچھ اعتبار نہیں ہے۔ کیونکہ وہ اجماع کہ "حدیثوں کی رو سے پیروی کرنی اس کی واجب ہے" وہ اس سے عبارت ہے کہ اکثر علمائے دیندار اور فضلائے نیک کردار ایک بات پر اتفاق کریں۔ پھر اگر کوئی شخص اگرچہ وہ عالم بھی ہو اس اجماع میں شریک نہ ہو تو اسکا کچھ اعتبار نہیں ہے بلکہ وہ خود اجماع کے برخلاف ہوا اور جماعت کا خالف بنا جیسا کہ مشکوٰۃ کے باب الاعتصام میں ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِتَّبِعُوْا السَّوَادَ الْاَعْظَمَ فَاِنَّهٗ مَنْ شَذَّ شُذَّ فِی النَّارِ۔

یعنی پیروی کرو جماعت کی سو یختہ بات یہ ہے کہ جو جدا ہوا جماعت سے گر پڑا وہ جہنم میں۔

وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّيْطَانَ ذِئْبُ الْاِنْسَانِ كَذِئْبِ الْغَنَمِ يَاْخُذُ الشَّاذَّةَ وَ الْقَاصِيَةَ وَالنَّاحِيَةَ وَ عَلَيْكُمْ بِالْجَمَاعَةِ وَالْعَامَّةِ۔

یعنی بے شبہ شیطان آدمی کے حق میں ایسا ہے جیسا بھیڑیا بکری کے حق میں ہے کہ پکڑلیتا ہے بکری بھٹکی ہوئی اور دور پڑی اور کنارے والی کو۔ تو واجب تم پر یہی ہے کہ جماعت اور اکثر مسلمانوں کی پیروی کو لازم کرو۔

TELEGRAM CHANNEL >>> https://t.me/pasbanehaq1

وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَۃَ شِبْراً فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَۃَ الْاِسْلَامِ عَنْ عُنُقِہٖ۔

یعنی جو کوئی جدا ہوا جماعت سے ایک بالشت کے اندازے تو بے شبہ اس نے اسلام کا ڈورا اپنی گردن سے نکالا۔ غرض ان حدیثوں سے صاف ظاہر ہوا کہ اکثر مسلمان جس بات پر اتفاق کریں۔ وہ واجب ہوتا ہے اور بعض کا خلاف کرنا کچھ اہمیت نہیں رکھتا۔ بلکہ جو اکثر کا مخالف ہوا تو اس پر خوف ضلالت کا۔ اور ڈر جہنم کا ہے اور جو کوئی جماعت کی پیروی کریگا تو وہ ہدایت پر رہیگا اور ضلالت سے بچے گا۔

اللهم ثبت قلوبنا على شريعتك ورضاك واقم اقدامنا على طريقتك و هداك و صل وسلم على رسولك سيد المرسلين واصحابه الراشدين وتابعى صحبه الهادين سيما على سيدالمجتهدين امامنا وامام المسلمين وعلينا وعلى جميع مقلديه الى يوم الدين. واخردعوانا ان الحمدلله رب العالمين۔

برفتوی ہذا از اول تا آخر نظر کردم ظاہر شد کہ مسائل مندرجہ آن مطابق عقیدہ اہل سنت وجماعت وموافق طریقہ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ است حنفی المذہب را اعتقاد و عمل برطبق ان واجب ومتحتم است۔

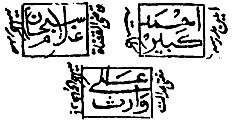

TELEGRAM CHANNEL >>> https://t.me/pasbanehaq1

ترجمہ--- میں نے اس فتوی کو اول سے اخیر تک دیکھا ہے اس کے مندرجہ تمام مسائل اہل السنت والجماعت کے عقیدہ کے مطابق اور امام اعظم ابو حنیفہ کے طریقہ کے موافق ہیں۔ لہذا حنفیوں پر واجب اور لازم ہے کہ وہ اس کے مطابق عقیدہ رکھیں اور اس کے مطابق ہی عمل کریں۔

جوابہائے این رسالہ ہمہ صحیح و راست بی کم وکاست موافق آیات قرآن و مطابق احادیث سید پیغمبران ﷺ و برحسب اجماع علمائے راسخین برطبق اتفاق فضلائے کاملین است۔ مخالف ایں ہمہ مسائل در حقیقت مخالف آن دلائل است۔

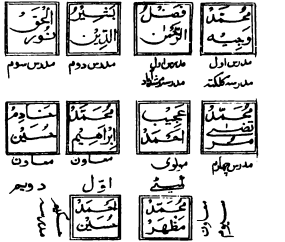

ترجمہ---اس رسالہ کے تمام جوابات بغیر کسی کمی بیشی کے صحیح اور درست ہیں آیات قرآن کے موافق اور احادیث سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق ہیں۔ نیز علماء راسخین کے اجماع اور فضلاء کاملین کے اتفاق کے مطابق ہیں۔ ان تمام مندرجہ

TELEGRAM CHANNEL >>> https://t.me/pasbanehaq1

مسائل کا مخالف در حقیقت قرآن و حدیث کے دلائل کا مخالف ہے۔

ایں رسالہ را بنظر تامل دیدم از اول تا آخر فی الحقیقت ہدایت بخش کور باطنان اہل بدعت وراہنمائے گم گشتگان بادیہ ضلالت است حنفیہ را بمزید نورانیت باطنی و فضلائے طریقہ را تمسکے است مشید المبانی محمد اکبر شاہ مدرس اول مدرسہ محسنیہ واقع شہر چھجرہ متعلقہ ضلع ہو گلی۔

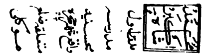

ترجمہ۔۔۔ میں نے اس رسالہ کو پورے غور و فکر سے دیکھا ہے از اول تا آخر۔ حقیقت میں یہ رسالہ کور باطن اہل بدعت کو یعنی دل کے اندھے بدعتیوں کو ہدایت دینے والا اور گمراہوں کو گمراہی کی وادی میں راستہ دکھانے والا ہے نیز علمائے احناف کے نور باطن کو مزید بڑھانے والا۔ اور طریقہ حنفیہ کے فضلاء کاملین کے لئے ایسی مضبوط دستاویز ہے جو حنفیت کی بنیادوں کو مضبوط بنانے والی ہے۔ محمد اکبر شاہ وغیرہ۔

TELEGRAM CHANNEL >>> https://t.me/pasbanehaq1

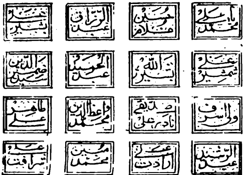
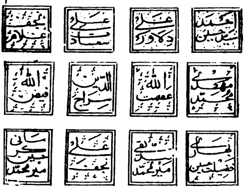
محسنیہ مدرسین جو لوگ علوم دینی حاصل کر کے
قریب التحصیل ہیں ان میں سے بعضوں کے نام